کے مظالم بیان کئے ہیں اور اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے مستند مصنفوں کے حوالے دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری گذارش یہ ہے کہ اگرچہ کتاب کا یہ حصہ بجائے خود معلوماتی اور مفید ہے لیکن اب ہندوستان پر یا عالم اسلام پر برطانوی سامراج کے مظالم ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہے کہ اس کے لئے کسی دلیل و برہان کی یا اس پر طویل گفتگو کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مولانا نے اس ذیل میں جو کچھ لکھا ہے وہ یا کم از کم اس کا ایک بڑا حصہ مولانا اپنی تقریروں اور تحریروں میں ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ بار بار۔ بکرات ومرات بیان فرما چکے ہیں۔ اس بنا پر حضرت مولانا اگر اس کو مختصر طور پر بیان کرنے کے بعد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک اور اس کے متعلقات کا ذکر بھی اسی جلد میں کر دیتے تو عام لوگوں کے لئے جن کو اس اقتصادی زبوں حالی کے دور میں دو جلدیں خریدکرنا مشکل ہوگا۔ سہولت ہو جاتی اور اس کو پڑھنے کے بعد جو تشنگی محسوس ہوتی ہے وہ محسوس نہ ہوتی۔ بہرحال موجودہ حالت میں کتاب کا مطالعہ ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے

تنقید کیا ہے

از آل احمد صاحب سرور۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۲۱۴ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت تین روپیہ۔ پتہ:۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ جامعہ نگر۔ نئی دہلی

آل احمد صاحب سرور، سید احتشام حسین صاحب کی طرح اردو کے معروف ادیب اور نقاد ہیں۔ اگرچہ ان کی قوت فیصلہ اس درجہ مضبوط نہیں جتنی احتشام حسین کی ہے۔ جو بات کہتے ہیں بڑی احتیاط اور سنجیدگی کے ساتھ کہتے ہیں اور اگرچہ ایک نقاد کے لئے یہ ہنر نہیں تاہم وہ طبعاً مرنج و مرنجاں رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ کچھ کسی شاعر کے کلام اور اس کے عوامل و موثرات کے تجزیہ کی صلاحیت اور اپنے محسوسات کو شگفتہ و دلچسپ اور جامع انداز میں بیان کر دینے کی استعداد ان میں غیر معمولی ہے۔ اور یہی اُن کا وہ امتیازی وصف ہے جو اُن کے تمام مضامین و مقالات میں صاف طور پر نظر آتا ہے۔ اس مجموعہ میں موصوف کے آٹھ مضامین شامل ہیں جو ادب عالیہ کی صف اول میں جگہ پانے کے مستحق ہیں۔ ان میں "یادگار حالی" "اکبر کی ظرافت" "شبلی میری نظر میں" "اقبال کے خطوط" اور "تنقید کیا ہے" خاص طور پر بہت مفید اور معلومات افزا ہیں۔